فجر کا وقت شروع ہونے میں ایک منٹ ہی باقی رہ گیا ہو تو نماز تہجد شروع کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12966

تاریخ اجراء: 06 صفر المظفر 1445ھ / 24 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نمازِ فجر کا وقت شروع ہونے میں ایک منٹ ہی باقی رہ گیا ہو، تو کیا اس وقت نمازِ تہجد ادا کر سکتے ہیں، جبکہ یہ یقینی طور پر معلوم ہو کہ ایک منٹ میں فقط ایک ہی رکعت ادا ہو سکے گی۔ کیا اس صورت میں وہ نمازِ تہجد ادا ہو جائے گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نمازِ فجر، جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں میں اصول یہ ہے کہ نمازی نے اگر وقت کے اندر تکبیرِ تحریمہ کہہ لی تو وہ نماز درست ادا ہو گی، لہذا نمازِ تہجد کی درست ادائیگی کے لیے صرف اتنا ضروری ہے کہ نمازی نے فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے تہجد کی نیت باندھ لی ہو۔ اس سے واضح ہوا کہ پوچھی گئی صورت میں نمازِ عشاء کا وقت ختم ہونے سے ایک منٹ پہلے بھی نمازِ تہجد ادا کر سکتے ہیں۔

فجر، جمعہ اور عیدین کے علاوہ کسی بھی نماز کو وقت میں شروع کر لیا تو وہ نماز ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ درِ مختار میں ہے: ”وبالتحريمة فقط بالوقت يكون أداء عندنا“ یعنی ہمارے نزدیک وقت میں تکبیرِ تحریمہ کہہ لینے سے نماز ادا ہو جاتی ہے۔ (الدر المختار مع الرد المحتار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 628، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”فجر و جمعہ و عیدین سلام سے پہلے خروج وقت سے باطل ہو جاتی ہیں بخلاف باقی صلوات کہ ان میں وقت کے اندر تحریمہ بندھ جانا کافی ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج 03، ص 439، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”**وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا، تو نماز قضا نہ ہوئی، بلکہ ادا ہے**، مگر نمازِ فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا، نماز جاتی رہی۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دورانِ نماز اگر وقت ختم ہو جائے، تو وہ نماز ادا ہو گی۔ جیسا کہ مجمع الانہر میں ہے: "لو شرع في الوقتية عند الضيق ثم خرج الوقت في خلالها لم تفسد" ترجمہ: "اگر تنگ (یعنی آخری) وقت میں وقتی نماز شروع کی اور اسی دوران نماز کا وقت نکل گیا، تو وہ نماز فاسد نہیں ہو گی۔" (مجمع الانہر، کتاب الصلوۃ، ج01، ص216، مطبوعہ کوئٹہ)

نفل نماز کے دوران فجر کا وقت شروع ہو جائے تو اس سے متعلق تبیین الحقائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "لو شرع فی النفل قبل طلوع الفجر ثم طلع فالاصح انه لا یقوم عن سنة الفجر" یعنی اگر کسی نے طلوعِ فجر سے پہلے نفل نماز شروع کی پھر دورانِ نماز فجر طلوع ہو گئی تو اصح قول کے مطابق اس کی وہ نفل نماز سنتِ فجر کے قائم مقام نہ ہو گی۔ (تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ج01، ص87، مطبوعہ ملتان)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: **"اگر کوئی شخص طلوعِ فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو** دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور **یہ دونوں رکعتیں سنتِ فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں۔"** (بہارِ شریعت، ج01، ص455، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تہجد کا وقت طلوعِ فجر تک ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی رضویہ میں ہے: **"نمازِ تہجد وہ نفل کہ** بعد فرضِ عشاء قدرے سو کر **طلوعِ فجر سے پہلے پڑھے جائیں۔"** (فتاوٰی رضویہ، ج07، ص409، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوٰی امجدیہ میں ہے: "نمازِ عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جب اٹھے، **تہجد کا وقت** ہے اور یہ وقت **طلوعِ فجر تک ہے۔"** (فتاوٰی امجدیہ، ج01، ص243، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net